خطبہ جمعہ

قرضوں کی ادائیگی میں سستی نہیں کرنی چاہئے اور ہر قسم کی خیانت اور بے ایمانی سے دور بھاگنا چاہئے

حضرت رسول کریم ﷺ اس شخص کا جنازہ نہیں پڑھتے تھے جس پر قرضہ ہوتا تھا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز۔
فرمودہ ۱۷ر ستمبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۱۷ر تبوک ۱۳۷۸ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ) بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔
الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔
اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿وَمِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖ اِلَيْكَ. وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا . ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ. وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾ (سورة آل عمران آیت ۷۶)

اور اہل کتاب میں سے وہ بھی ہے کہ اگر تو ڈھیروں مال امانت بھی اس کے پاس رکھوا دے تو وہ ضرور تجھے واپس کر دے گا اور ان میں ایسا بھی ہے کہ اگر تو اسے ایک دینار بھی دے تو اسے تجھے واپس نہیں کرے گا سوائے اس کے کہ تو اس پر نگران کھڑا رہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم پر اُمّیوں کے بارے میں کوئی الزام نہیں اور وہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں جبکہ وہ اس بات کو جانتے ہیں۔

اسی تعلق میں میں نے چند احادیث نبوی کا انتخاب کیا ہے اور چونکہ اب تک جتنے بھی خطبات ہو چکے ہیں وہ اکثر اب اس موقع پر آ چکے ہیں کہ وہ دہرائے جائیں۔ پہلے میرا طریق یہی ہوا کرتا تھا کہ عوام الناس کو سمجھانے کے لئے، تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ کو سمجھانے کے لئے احادیث کی بھی پوری لمبی تشریح کیا کرتا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے کلام کی بھی جو احادیث ہی کی تشریح تھی لمبی تشریح کیا کرتا تھا لیکن یہ ساری باتیں دہرائی جا چکی ہیں۔ مجھے نہیں علم کہ مجھ سے پہلے کبھی کسی خلیفہ نے اس تسلسل کے ساتھ خطبات دئے ہوں کہ شاذ کے طور پر ہی کبھی کوئی ناغہ ہوا ہو اس لئے وہ تمام مضامین جن کی جماعت کو سمجھانے کی ضرورت ہے وہ میں جہاں تک ممکن ہے سمجھا چکا ہوں اس لئے اب اختصار سے کام لوں گا اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اس اختصار سے یہ پیغام پہنچ جائے گا۔

اس مختصر تعارف کے بعد اب ایک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا:

”جس شخص نے لوگوں سے واپس کرنے کی نیت سے مال لیا اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادائیگی کرا دے گا“۔

یہ بہت ہی اہم نکتہ ہے جس نے واپس کرنے کی نیت سے مال لیا اس کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرما دیتا ہے کہ وہ اس مال کو واپس کر دے۔

”اور جو شخص ان (اموال) کو تلف کرنے کی نیت سے لے گا اللہ تعالیٰ اسے تلف کر دے گا“۔ (بخاری کتاب الاستقراض و اداء الدیون باب أداء الدّین)

یہ ایک عام تجربہ ہے آپ سب لوگ جانتے ہیں کہ نیت پر بہت حد تک انحصار ہے۔ اگر مال لیا جائے اس نیت کے ساتھ کہ توفیق کے مطابق ضرور واپس کروں گا تو اللہ تعالیٰ توفیق بڑھا دیتا ہے اور اگر کھانے پینے کی خاطر لے لے تو پھر وہ مال بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ نہ اس کا دین رہا نہ اس کی دنیا رہی۔

عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں گناہوں اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ کسی کہنے والے نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے قرض کے بارہ میں کتنی ہی زیادہ پناہ طلب کرتے ہیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ایک شخص جب مقروض ہو جاتا ہے تو بات کرتے وقت جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کر کے خلاف ورزی کرتا ہے۔ (بخاری کتاب الاستقراض و اداء الدیون۔ باب من استعاذ من الدّین)

یہ بھی ایک عام انسانی تجربہ ہے کہ جس شخص نے قرض لیا ہو اور دراصل اس سے مراد وہ قرض ہے جو تلف کرنے کی نیت سے لیا ہو تو پھر وہ شخص لازماً جھوٹ بھی بولتا ہے، وعدہ خلافی بھی کرتا ہے۔ ایک جرم دوسرے جرموں کی طرف راہنمائی کرتا رہتا ہے۔

ادائیگی قرض کی اہمیت کے متعلق ملفوظات میں سے اب ایک اقتباس میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ ایک دوسرے شخص کی امانت جو اس کے پاس جمع تھی لے کر کہیں چلا گیا۔ فرمایا:

”ادائے قرضہ اور امانت کی واپسی میں بہت کم لوگ صادق نکلتے ہیں اور لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے حالانکہ یہ نہایت ضروری امر ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس شخص کا جنازہ نہیں پڑھتے تھے جس پر قرضہ ہوتا تھا“۔

بعض دفعہ ایسا بھی ہوا کہ قرضہ تھا کسی پر مگر کسی اور صحابی نے اس وقت اس کا قرضہ ادا کر دیا پھر اس کی نماز جنازہ پڑھی لیکن اگر اس کے بغیر کوئی مرتا تھا جس کا کوئی قرضہ ادا کرنے والا نہ ہوتا تھا اور نہ اس کے ترکہ میں یہ استطاعت تھی کہ وہ پورا قرضہ اتار سکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس کا جنازہ نہیں پڑھتے تھے۔

”دیکھا جاتا ہے کہ جس التجا اور خلوص کے ساتھ لوگ قرض لیتے ہیں اسی خندہ پیشانی کے ساتھ واپس نہیں کرتے بلکہ واپسی کے وقت ضرور کچھ نہ کچھ تنگی ترشی واقع ہو جاتی ہے“۔

اور جو تعلقات ہیں وہ مزید بگڑتے چلے جاتے ہیں۔ ”ایمان کی سچائی اسی سے پہچانی جاتی ہے“۔(ملفوظات جلدپنجم، جدید ایڈیشن، صفحہ ۲۶۳)

مزید حضورؑ فرماتے ہیں: ”توبہ استغفار کرتے رہو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو استغفار کرتا ہے اس کے رزق میں کشائش دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم ،جدید ایڈیشن، صفحہ ۴۳۴)

”مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ ان امور کی پرواہ نہیں کرتے اور ہماری جماعت میں بھی ایسے لوگ ہیں جو بہت کم توجہ کرتے ہیں اپنے قرضوں کے ادا کرنے میں۔ یہ عدل کے خلاف ہے۔ آنحضرت ﷺ تو ایسے لوگوں کی نماز نہ پڑھتے تھے۔ پس تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے اور ہر قسم کی خیانت اور بے ایمانی سے دور بھاگنا چاہئے کیونکہ یہ امر الٰہی کے خلاف ہے جو اس نے اس آیت میں دیا ہے“۔(ملفوظات جلد چہارم جدیدایڈیشن صفحہ ۶۰۷)